پر مطلع ہوکر اسکو زندیق (چھپا مرتد) اور اسلام اور رسول کا چھپا دشمن سمجھینگے۔ اور جو لوگ دھوکہ میں آکر اسکے دام میں پھنس گئے ہیں وہ اب اس سے رہائی پائینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اور جو صاحب اس نمبر اعاذہ کو ملاحظہ فرمانے کے بعد بھی اسکو مسلمان اور سچا سمجھیں وہ بنظر خیر خواہی اسلامی اسکے ان کفریات و اکاذیب مغالطات کا اسلام و صدق و حق ہونا ثابت کریں۔ اُنپر ہم انکو حسب تفصیل ذیل انعام دینگے۔ اکاذیب کفریات و مغالطات نمبر اول لغایت چہارم کو اسلام اور حق ثابت کرنے پر فی نمبر پچیس ۲۵ روپیہ نمبر ۵ سے ۱۲ تک فی نمبر پچاس ۵۰ واز انجملہ صرف ایک اس بات کی ثبوت پر کہ شیخ عبد الحق صاحب جبرئیل امین کو اصلی و ذاتی وجود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے قائل نہ تھے۔ یا اس بات کے ثبوت پر کہ تمثلی وجود کے ساتھ نزول سے حقیقی وجود کے نزول کی نفی لازم آتی ہے ایک سو روپیہ انعام اس انعام پر بھی کادیانی اور اسکے غالی متبع نہ ان کفریات و اکاذیب کا اسلام اور حق ہونا ثابت کریں اور نہ اپنے کفریات سے رجوع کریں تو عام مسلمان یقین کریں کہ ان لوگوں کو اسلام اور حق سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ لوگ دیدہ دانستہ اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں

بعض متفرق مضامین کتاب وساوس کادیانی کی جواب کی تمہید

اور

جملہ مضامین کتاب کی فہرست

بعض مضامین کتاب کا جواب کادیانی نے جلد چاہا ہے۔ اور اس جواب کیلیے متعدد رجسٹری شدہ خطوط کے ذریعہ سے تقاضا کیا ہے۔ لہٰذا ترتیب مضامین کتاب کا لحاظ اٹھاکر ان مضامین کا جواب دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے پہلے اس کتاب کے جملہ مضامین کا خلاصہ بطور فہرست بیان کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو کہ نمبر اول اعاذہ میں اس کتاب کے کسقدر مضامین کا رد ہو چکا ہے۔ اور کسیقدر باقی ہے۔ و از انجملہ کس حصہ کا جواب عام اہل اسلام اور خاص کر اشاعۃ السنۃ کے ذمہ پر ہے۔ اور کسقدر حصہ مستحق جواب نہیں ہے۔ پس واضح ہو کہ

یہہ کتاب ۶۰۴ صفحہ میں ہے - ازانجملہ ۲۸۸ صفحہ میں کتاب کا مقدمہ ہے جسمیں کادیانی نے بزعم خود اسلام کی حقیقت بیان کی ہے - اس بیان حقیقت اسلام کے ضمن میں صفحہ ۱۹۹ سے ۲۶۰ تک اڈیٹر اخبار نور افشاں کو مخاطب کیا - اور اسکے اس دعوی کا جواب دیا ہے - کہ مسیح قیامت کی زندگی ہے - اور اسی بیان کے ضمن میں بذیل حاشیہ صفحہ ۲۲۶ سے ۲۷۳ تک اس نے سرسید کو مخاطب کیا - اور ان باتوں کے سبب وہ انپر معترض ہوا ہے جو خود اسکے مذہب و اعتقاد کا جزو ہیں - صرف عنوان اور پیرایہ کا فرق ہے - اس سے اسنے اپنے دام افتادہ سادہ لوحوں کو یہہ جتایا ہے - کہ وہ سرسید کا شاگرد اور نیچری المذہب نہیں ہے - حالانکہ وہ خود پکا نیچری اور سرسید کا شاگرد ہے - مگر عاق و نافرمان بردار

اسی بیان کے ضمن میں صفحہ ۲۶۱ سے ۲۷۱ تک اس نے اہل اسلام کے مقابلہ میں مباہلہ کا اشتہار دیا ہے - جسمیں خصوصیت کے ساتھ اس خاکسار اور ہمارے شیخ اور شیخ الکل کو مخاطب کیا ہے -

اسی کے ضمن میں صفحہ ۲۷۲ سے ۲۷۸ تک اس نے برہمو آریہ اور پادریوں وغیرہ مخالفین اسلام کو اشتہار دیا ہے جسمیں نشان نمائی کا فضول اور جھوٹا دعوے کیا ہے -

اسی کے ضمن میں صفحہ ۲۷۹ سے ۲۸۰ تک اپنی پیشنگوئی متعلق موت خسر فرضی کا ذکر کیا ہے

یہہ مضامین مقدمہ متضمن بیان حقیقت اسلام ہیں جنکو ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک حقیقت اسلام سے تعلق رکھتے ہیں - ان مضامین کے اکثر حصہ کا جواب جو اہل اسلام خصوصاً اشاعۃ السنۃ کے ذمہ تھا - اعادہ کے نمبر اول میں ادا ہو گیا - اور اقل قلیل باقی ہے - اس کے بعد صفحہ ۲۸۹ صفحہ سے ۲۹۰ تک کادیانی نے اس مراسلت کو نقل کیا ہے جو خاکسار اور کادیانی میں بابت ایک سند الہام و پیشنگوئی متعلق موت خسر فرضی کادیانی ہوئی ہے - اور وہ رسالہ نمبر اول میں صفحہ ۵ سے ۲۰ تک منقول ہے

اسی کے ضمن میں صفحہ ۲۹۱ سے ۳۱۰ تک کادیانی نے اس عاجز کو اسقدر گالیاں دی ہیں - کہ انکو دیکھ کر کوئی مسلمان صاحب حیا و ایمان کادیانی کو انسان نہ کہیگا - چہ جائے نبی و صاحب عرفان - ازانجملہ دس دفعہ لفظ لعنت ہے - جو جلی قلم سے لکھا گیا -

اس کے بعد صفحہ ۳۲۶ سے ۳۵۰ تک وہ مراسلت نقل کی ہے جو قادیانی اور
خان صاحب محمد علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۳۵۹ سے ۳۹۰
تک ایک تبلیغ کا مضمون ہے جسمیں قادیانی نے جملہ علماء ہندوستان و پنجاب و عرب وغیرہ
کو مخاطب کیا ہے۔ اور اسمیں پرانے دعاوی کفریہ اور انکے دلائل و تاویلات و تحریفات کا اعادہ کیا ہے
اسکے بعد صفحہ ۴۹۸ سے صفحہ ۵۱۶ تک اپنے فضائل و کمالات کو بیان کیا ہے جسمیں
دل کھولکر کفر و کذب سے کام لیا ہے اسکے بعد صفحہ ۵۱۷ سے ۵۴۰ تک ملکہ معظمہ انگلینڈ و قیصر ہند کی خوشامد اور
جھوٹے دل سے تعریف کی ہے۔ اسکے بعد صفحہ ۵۴۰ سے ۵۸۱ تک پھر اپنے اور اپنے
بزرگوں کے فضائل اور اپنے عقائد کفریہ اور اسکے دلائل بیان کئے ہیں اسکے بعد صفحہ ۵۸۱ سے ۵۹۰ تک
اپنے تابعین کی محامد و فضائل بیان کئے ہیں اسکے بعد صفحہ ۵۹۰ سے ۶۰۴ ہمارے خط نمبری ۲۰۷ مورخہ ۹
جنوری کا جو صفحہ ۱۲ سے ۴۰ تک رسالہ میں منقول ہے جواب دیا ہے مگر اصل خط کو نقل نہیں کیا اس جواب
میں اپنی رہی سہی گالیوں کی کسر نکال کر ہمارے ۸۵ سوالات متعلق پیشگوئی متعلقہ موت
خسر فرضی کے جواب سے عاجز ہوکر عربی عبارت میں تفسیر لکھنے میں خاکسار سے مقابلہ کا دعوی کیا ہے یہہ
مضامین کتاب کی فہرست ہے کتاب کے اخیر میں چند مضامین اور ملحق کئے ہیں پہلے ایک فتوی متعلق
جواز شرکت میلہ سالانہ قادیانی ہے۔ پھر جلسہ سالانہ میلا کی کیفیت بیان کی ہے پھر میر ناصر نواب کی تحریر
نقل کی ہے۔ جسکا ذکر ہمارے رسالہ کے نمبر ۱۲ جلد ۱۴ کے صفحہ ۲۹۳ میں ہے پھر لیکھرام پشاوری کی نسبت
ایک پیشگوئی درج کی ہے۔ پھر شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کو ایک دھمکی دی ہے۔ ان مضامین کے
اکثر حصہ کو جلی قلم سے لکھوایا ہے اور کتاب کو موٹے کاغذ پر چھپوا کر کتاب کا حجم موٹا کر دیا ہے۔ تاکہ عوام ناشناس
حجم کتاب کو دیکھکر قادیانی کو بڑا مولوی عالم یا خدا کی طرف سے ملہم اور مؤید من اللہ سمجھیں۔ اور اس سے اسکی ولی و مہدی
و مسیح ہونیکا یقین کریں۔ مگر اہل علم و حقیقت شناس ان مضامین کو فہرست میں دیکھکر اور پھر اصل کتاب سے مطابق
کرکے اسبات کا یقین کرینگے کہ یہہ کتاب ایک مداری کا کھیل یا ولایتی اشیاء ادویات وغیرہ کا بکس ہے جسپر رنگ برنگ
کا نقش و نگار اور خوبصورت حروف لکھکر اسکو ہر دل عزیز بنایا جاتا ہے اور در حقیقت یہہ مضامین انکے مضامین

نہیں ہیں بلکہ وہی پرانے کفریات والحادات وتاویلات وتحریفات کادیانی ہیں جنکو وہ پچھلے رسائل واشتہارات میں ۱۲ سال سے ظاہر کر رہا ہے۔ اب صرف انکو رنگ دوسرا دیدیا ہے اور انکا پیرایہ وطرز بیان بدل دیا ہے۔ ہاں اسمیں ایک نیا کمال یہہ دکھایا ہے (اور شاید اسیکی نظر سے اسکا نام آئینہ کمالات رکھا ہے) کہ اسمیں فحش گالیوں کو حد کمال تک پہنچا دیا۔ اسمیں نہ گالیوں کے بدلے گالیونکا ڈر رکھا ہے نہ قانون عدالت کا خوف کیا ہے۔ اور اس مضمون تبرا بازی کے سوا اسکے جملہ مضامین کا جواب گذشتہ پرچہ ہاے اشاعۃ السنۃ میں ادا ہو چکا ہے۔

اور ان کے نئے پیرایہ اور نئے رنگ کو آب اعاذہ نمبر اول میں اور اس سے پہلے مضمون میں کھولا گیا ہے۔ اور جو باتیں اسمیں اقوام یا اشخاص غیر کے متعلق ہیں انکا جواب دینا اشاعۃ السنۃ کا فرض ہی نہیں ہے۔ لہذا اس مداری کی کھیل یا ولایتی بکس کے مقابلہ کی اب اشاعۃ السنۃ کو ضرورت نہیں رہی تاہم وہ کادیانی کے پاس خاطر سے اور عوام مسلمانوں کو دہوکہ ومغالطہ کادیانی سے بچانے کے لیے ان مضامین کی وقتاً فوقتاً قلعی کھولتا رہیگا۔ بالفعل اسکے ان مضامین کا جواب دیا جاتا ہے جسکے جواب کا وہ بذریعہ رجسٹرد خطوط واشتہارات سخت متقاضی ہے اور وہ تین مضمون ہیں۔ **اول** درخوہست مباہلہ۔ **دوم** درخوہست اجازت اشاعت الہام منذر۔ **سوم** اس امر کی درخوہست کہ خاکسار اسکے مقابلہ میں عربی عبارت میں کسی سورت قرآن کی تفسیر لکھے۔ یہہ اُن تینوں درخوستوں کا اجمال ہے انکی تفصیل جوابات کے ذیل میں ہوگی انشاء اللہ تعالے۔

ان تینوں درخواستوں کا ایک مجمل جواب کادیانی کو دیا گیا تھا۔ جسکی نقل ذیل میں ہے

جواب

لاہور ۱۸ - اپریل

غلام احمد کادیانی۔

تمہارے چند اوراق کتاب وساوس کے ہمراہ عزیزم مرزا خدا بخش اور دو رجسٹرڈ خط[*] وصول ہوئے۔ میں تمہاری اُس کتاب کے جواب لکھنے میں مصروف تھا۔ اسلیے تمہارے

* یعنے اشتہار ۲۰ - مارچ سنہ ۹۳ء۔

خطوط کے جواب میں توقف ہوا۔ اب اس سے فارغ ہوا ہوں تو جواب لکھتا ہوں۔

۲۔ میں تمہاری ہر ایک بات کی اجابت کے لیے مستعد ہوں۔ مباہلہ کے لیے (۱) تیار ہوں (۲) بالمقابلہ عربی عبارت میں تفسیر قرآن لکھنے کو بھی حاضر ہوں۔ (۳) میری نسبت جو تمکو منذر الہام ہوا ہے اسکی اشاعت کی اجازت دینے کو بھی مستعد ہوں۔ مگر ہر ایک بات کا جواب و اجابت رسالہ میں چھاپ کر مشتہر کرنا چاہتا ہوں۔ جو انہیں باقیماندہ ایام اپریل میں ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

۳۔ تمہارا سابق تحریرات میں یہہ قید لگانا کہ دو ہفتہ میں جواب آ دے۔ اور آخری خط میں یہہ لکھنا کہ ۲۰۔ اپریل تک جواب ملے۔ ورنہ گریز مشتہر کیا جائیگا۔ کمال درجہ کی خفت و وقاحت ہے۔ اگر بعد شتہارِ انکار ادہر سے اجابت کا اشتہار ہوا تو پھر کون شرمندہ ہوگا۔

۴۔ ہماری طرف سے جو جواب خط نمبری ۲۰ مورخہ ۹۔ جنوری سنہ ۹۳ء کے لیے ایکماہ کی میعاد مقرر ہوئی تہی اسکا لحاظ تمنے یہہ کیا۔ کہ تیسرے مہینے کے اخیر میں جواب دیا۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکومت کہ جواب دو ہفتہ یا ۲۰۔ اپریل تک آوے۔ کیوں موجب شرم نہوئی۔ تمنے اپنے آپکو کیا سمجھا ہے۔ اور اس حکومت کی کیا وجہ ہے۔ جنپر تم حکومت کرتے ہو۔ وہ تمکو دجال۔ کذاب۔ کافر و زندیق سمجھتے ہیں۔ پھر وہ ایسی حکومتوں کو کیونکر تسلیم کریں۔ کیا تمنے سب کو اپنا مرید ہی سمجھ رکھا ہے۔ ذرا عقل سے کام لو۔ کچھ تو شرم کرو۔ دین سے تعلق نہیں رہا تو کیا دنیا سے بھی بے تعلق ہو۔ اس خط کی رسید ڈاکخانہ سے لی گئی ہے۔ وصولی سے انکار کروگے تو وہ رسید تمہاری مکذب ہوگی۔

(ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ)

اس خط کے متعلق کادیانی نے جو کید (مکر) کیا اور مسلمانوں کو دہوکہ دیا ہے وہ ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے۔ ۹۔ اپریل سنہ ۹۳ء ایک تحریر کے ذریعہ سے یہہ مشتہر کر دیا۔ کہ اس خط کی دفعہ ۲ میں میری ہر ایک بات اور ہر ایک شرط اشتہار ۳۰ مارچ کو جنکی تعداد دس سے کم نہیں (چنانچہ عنقریب انکا بیان ہوگا) منظور کیا گیا ہے۔ حالانکہ جن تین باتوں کو ہمنے منظور کیا۔ اور انکی اجازت کے لیے مستعد ہونے کا اظہار کیا تھا۔ انکی تفصیل خود اس خط کے دفعہ ۲ میں نمبر

سلہ ان نمبروں کو ملاحظہ فرماکر ناظرین خیال کریں کہ ہر ایک بات سے ہماری کیا مراد ہے اور کادیانی نے اپنی تحریر مورخہ ۹ اپریل میں اس سے کیا مراد بنالی ہے۔

نمبر (۱ و ۲ و ۳) لگا کر دئے تھے۔ اس تفصیل نمبر وار کو دیکھ کر کسی صاحب فہم و حیا کو اس امر سے گنجایش نہیں ہے۔ کہ وہ ہر ایک بات کے لفظ سے بجز ان تین باتوں کے جنپر نمبر لگائے گئے اور وہ نمبر خود کادیانی کے چھاپے ہوئے خط خاکسار میں ہی موجود ہیں۔ اشتہار ۳۰۔ مارچ ۹۳ء کادیانی کی دس باتین یا کوئی اور بات مراد ٹھہرا لی۔

کادیانی نے اس غرض سے یہہ مکر کیا اور جھوٹ بولا ہے۔ کہ اسکی مشرائط اشتہار ۳۰۔ مارچ ۹۳ء میں سے اگر کسی شرط پر جانب ثانی سے اعتراض ہوا۔ تو اسپر یہہ الزام دیا جاویگا۔ کہ پہلے تو تمنے ان سب شرائط کو مان لیا تھا۔ اب اس تسلیم کے برخلاف اعتراض کیوں کرتے ہو۔

ناظرین اگر خط نمبری ۱۹۰ فقرہ نمبر ۲ کے لفظ ہر ایک بات اور اسکی تفصیل نمبر ۱ و ۲ و ۳ کو ملاحظہ فرماوینگے۔ اور پھر کادیانی کے اس مکر فریب کو توجہ سے دیکھینگے۔ تو ہمارے اس دعوی کی کہ کادیانی کی کوئی تحریر کوئی تقریر جھوٹ اور فریب سے خالی نہیں ہوتی تصدیق کریں گے۔ اور کادیانی کے دجال کذاب ہونے پر یقین لا ایمان لاویں گے۔ انشاء اللہ تعالے۔

یہہ ہمارے مجمل جواب کے جواب کا جو کادیانی نے دیا ہے۔ جواب ہے۔ اب اس کی درخواست اول کا مفصل جواب سنو۔ جسمیں پہلے اسکی درخواست کی تفصیل ہوگی پھر اسکا جواب دیا جائیگا

پہلی درخواست مباہلہ کا جواب

(جو اعاذہ رحمانی کا نمبر ۲ ہے)

نقل درخواست کادیانی

وساوس کے صفحہ ۱۶۱ میں کادیانی نے کہا ہے کہ ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی[1] اختلاف کی وجہ سے کافر ٹھہراتے ہیں۔ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ اب میں خدا سے مامور ہو گیا ہوں۔ کہ تا میں اب لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں۔

[1] کادیانی کا اپنے اختلافات کو جزئی کہنا ناواقفوں کو دہوکہ دینا ہے۔ جو کادیانی کے دجال ہونے پر ایک دلیل ہے۔ کادیانی کل صول اسلام میں مسلمانوں کا مخالف ہے فتوی دے جواب الحمانی فیصلہ صفحہ ۳ وغیرہ اور صفحہ ۶۵ و ۶۶ از رسالہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔